رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل قادیان

روزنامہ

اللہ اکبر

شرح چندہ پیشگی	ایڈیٹر
سالانہ ۱۵	غلام نبی
ششماہی ۸	تار کا پتہ
سہ ماہی ۴ ۱۲	الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۳ جون ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۴۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے احباب دعائے صحت کریں ۔

مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ نے آج بعد نماز عصر اپنی لڑکی رحمت بیگم کے رخصتانہ کی تقریب میں جس کا نکاح حال ہی میں ڈاکٹر عبید اللہ صاحب معالج چشم سے ہوا ہے بعض اصحاب کو دعوتِ ناشتہ دی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی ۔ اور دعا کی ۔

ملک فضل حسین صاحب مینیجر بکڈپو جو ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں ۔ ان کی عیادت کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ آج ازراہ نوازش اُن کے مکان پر تشریف لے گئے ۔ اور صحت کے لئے دعا فرمائی ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے خدا کو یقین کی آنکھ سے دیکھو

"جب خدائے ذو الجلال کسی اپنے بندہ کو اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے ۔ تو اپنا کلام اس پر نازل کرتا ہے ۔ اور اپنے مکالمات کا اس کو شرف بخشتا ہے ۔ اور اپنے خارق عادت نشانوں سے اس کو تسلی دیتا ہے ۔ اور ہر ایک پہلو سے اس پر ثابت کر دیتا ہے ۔ کہ وہ اس کا کلام ہے ۔ تب وہ کلام قائم مقام دیدار کا ہو جاتا ہے ۔ اس روز انسان سمجھتا ہے ۔ کہ خدا ہے ۔ کیونکہ انا الموجود کی آواز سنتا ہے ۔ خدا تعالےٰ کے کلام سے پہلے اگر انسان کا خدا تعالےٰ کے وجود پر ایمان ہوتا ہے تو بس اسی قدر کہ وہ مصنوعات پر نظر کر کے یہ خیال کر لیتا ہے ۔ کہ اس ترکیب محکم ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہیئے ۔ لیکن یہ کہ درحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے یہ مرتبہ ہرگز بجز مکالمات الٰہیہ کے حاصل نہیں ہو سکتا ۔ اور گندی زندگی جو تحت الثریٰ کی طرف ہر لمحہ کھینچ رہی ہے ۔ وہ ہرگز دور نہیں ہوتی ۔ اسی جگہ سے عیسائیوں کے خیالات کا بھی باطل ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ کیونکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ ابن مریم کی خودکشی نے ان کو نجات دے دی ہے ۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں ۔ کہ وہ تنگ و تاریک دوزخ میں پڑے ہوئے ہیں ۔ جو محجوبیت اور شکوک و شبہات اور گناہ کا دوزخ ہے پھر نجات کہاں ہے نجات کا سرچشمہ یقین سے شروع ہوتا ہے سب سے بڑی نعمت یہ ہے ۔ کہ انسان کو اس بات کا یقین دیا جائے کہ اس کا خدا درحقیقت موجود ہے ۔ جو مجرم اور سرکش کو بے گناہ نہیں چھوڑتا اور رجوع کرنے والے کی طرف رجوع کرتا ہے یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے بجز اس کے دنیا میں نہ کوئی کفارہ ہے ۔ نہ کوئی خون ہے جو گناہ سے بچا سکے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا تم دیکھتے نہیں۔ کہ ہر ایک جگہ تمہیں یقین ہی نافرمانی باتوں سے روک دیتا ہے۔ تم آگ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ کہ وہ مجھے جلا دے گی۔ تم شیر کے آگے اپنے تئیں کھڑا نہیں کرتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو۔ کہ وہ مجھے کھا لے گا۔ تم کوئی زہر نہیں کھاتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو۔ کہ وہ مجھے ہلاک کر دے گی۔ پس اس میں کیا شک ہے۔ کہ بے شمار تجارب سے تم پر ثابت ہو چکا ہے۔ کہ جس جگہ تمہیں یقین ہو جاتا ہے۔ کہ یہ فعل یا یہ حرکت بلاشبہ مجھے ہلاکت تک پہونچائیگی تم فی الفور اس سے رُک جاتے ہو اور پھر وہ گناہ تم سے سرزد نہیں ہوتا۔ پھر خداتعالے کے مقابل پر کیوں اس ثابت شدہ فلسفہ سے کام نہیں لیتے کیا تجربہ نے اب تک گواہی نہیں دی کہ بجز یقین کے انسان گناہ سے رک نہیں سکتا۔ ایک بکری یقین کی حالت میں اس مرغزار میں چر نہیں سکتی۔ جس میں شیر سامنے کھڑا ہے۔ پس جبکہ یقین لایعقل حیوانات پر بھی اثر ڈالتا ہے۔ اور تم تو انسان ہو۔ اگر کسی دل میں خدا کی ہستی اور اس کی ہیبت اور عظمت اور جبروت کا یقین ہے۔ تو وہ یقین ضرور اسے گناہ سے بچائے گا۔ اور اگر وہ نہیں بچ سکا۔ تو اسے یقین نہیں۔ کیا خدا پر یقین لانا اس یقین سے کمتر ہے کہ جو شیر اور سانپ اور زہر کے وجود کا یقین ہوتا ہے۔ سو وہ گناہ جو خدا سے دُور ڈالتا ہے اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہے۔ اس کا اصل سبب عدم یقین ہے۔ کاش میں کس وقت کیا تھا اس کی منادی کروں۔ کہ گناہ سے چھڑانا یقین کا کام ہے۔ جھوٹی فقیری اور نشست سے توبہ کرانا یقین کا کام ہے۔ خدا کو دکھلانا یقین کا کام ہے۔ وہ مذہب کچھ بھی نہیں اور گندہ ہے اور مردار ہے اور ناپاک ہے اور جہنمی ہے۔ اور خود جہنم ہے۔ جو یقین کے چشمہ تک نہیں پہونچا سکتا۔ زندگی کا چشمہ یقین سے ہی نکلتا ہے۔ اور وہ پر جو آسمان کی طرف اڑاتے ہیں۔ وہ یقین ہی ہے۔ کوشش کرو۔ کہ اس خدا کو تم دیکھ لو۔ جس کی طرف تم نے جانا ہے۔ اور وہ مرکب یقین ہے۔ جو تمہیں خدا تک پہونچائے گا۔ کس قدر اسکی تیز رفتار ہے۔ کہ وہ روشنی جو سورج سے آتی۔ اور زمین پر پھیلتی ہے۔ وہ بھی اس کی سرعت رفتار کے ساتھ مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو اگر تم چاہتے ہو۔ کہ پاک دل بنکر زمین پر چلو۔ اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔ تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں۔ تو اس شخص کا دامن پکڑو۔ جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔“

(نزول المسیح ص۹۵-۹۶)

ماہ جون کی آخری جمعرات کا روزہ اور دعا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ جون کی آخری جمعرات ۲۴ جون کو ہوگی۔ جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے ارشاد کے ماتحت تمام احمدیوں کو روزہ رکھنا چاہیئے۔ اور مشکلات کے ازالہ کے لئے خصوصیت سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ یہ دعا تو اکثر احباب کے علم میں ہے کہ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم یعنے اے خدا ہم دشمنوں کی گردنوں پر تیرے ہی ہتھیار چلانا چاہتے ہیں۔ اور ان کے شرور اور فتن سے تیری ہی حفاظت کے خواستگار ہیں لیکن اس کے علاوہ بھی ایک دعا ہے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے گزشتہ سال بتائی۔ اور جسے احباب کی واقفیت کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے اس دعا کو بھی شامل رکھیں۔ کہ

”اے ہمارے خدا اے ہمارے آقا۔ اے بے کسوں کے والی۔ اے مظلوموں کے حامی۔ تیری یہ دنیا ظلم اور جور سے ناپاک ہوگئی ہے۔ اپنے فرشتوں کو بھیج کہ توبہ کے پانی یا عذاب کی آگ سے اس کو پاک کریں۔ کہ اب اس دنیا میں ایک ایک دن کی رہائش ہمارے لئے عذاب ہے۔ تیرا وعدہ تھا۔ کہ تو اسے ہمارے لئے جنت بنائے گا۔ اے سچے وعدوں والے تیری رحمت کا دامن پکڑ کر تجھے تیرے ہی جلال کی قسم دیتے ہوئے ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے زخمی دلوں پر ہمدردی کا مرہم لگا۔ اور اس دنیا کو جو ہمارے لئے خاردار جنگل بن گئی ہے۔ اپنی محبت کا گلزار بنا دے۔ اور ہمیں وہ تقوےٰ بخش جس سے تیرا نہ ختم ہونے والا وصال ہمیں حاصل ہو۔ اور وہ ہمت بخش۔ کہ جس سے تیرے روٹھے ہوئے بندوں کو ہم منا کر واپس لاسکیں۔ اے آقا تجھ میں سب طاقتیں ہیں۔ اور ہم میں کچھ بھی نہیں۔ پھر تیرا در نہ کھٹکھٹائیں تو کہاں جائیں۔ تجھ سے نہ مانگیں تو کس سے مانگیں۔ رحم کر۔ رحم کر۔ رحم کر کہ تو ارحم الراحمین ہے۔ اور ہم تیرے دروازے کے ابدی بھکاری۔ آمین یارب العالمین“ ؛

اخبار احمدیہ

امتحان میں کامیابی میرا لڑکا محمد عالم قریشی امسال الیف۔ اے کے امتحان میں محض خداتعالے کے فضل سے اعلےٰ نمبروں پر کامیاب ہوا ہے ؛ خاکسار رشیر عالم قریشی۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی گولیکی

درخواست ہائے دعا (۱) مستری امام دین صاحب پنشنر اور ان کی لڑکی غلام فاطمہ درد گردہ کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ خاکسار حافظ فضل دین قادیان (۲) میرا لڑکا عبد الواحد بعمر سات سال بعارضہ تپ محرقہ و نمونیہ سخت بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار مستری عبد الماجد لاہور (۳) بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے دو بورڈر ریاض حسین اور غلام محمود تین ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد احمد مستوری مومم

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ ۳-۴ جولائی ۱۹۳۷ء کو قرار پایا ہے۔ احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ ایام مقررہ پر تشریف لائیں اور جلسہ کی رونق کو دوبالا کریں۔ آتے وقت موسم کے مطابق اپنے بستر ہمراہ لائیں ؛

خاکسار ولائت شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ

ولادت مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل بدوملہی کے ہاں ۱۰ جون لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے عبد المومن نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مولود کو خادم دین بنائے۔ خاکسار عبد الرحمن ۲۴

دعائے نعم البدل الہ بندہ کے تین نواسے یکے بعد دیگرے قلیل عرصہ میں بتقضائے الٰہی فوت ہوگئے ہیں۔ جس کی وجہ سے میری لڑکی سخت تکلیف میں ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۱۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ

احرار کے بوئے ہوئے کانٹے مسلمانوں کے آگے

گزشتہ دو تین ماہ سے پنجاب کے مختلف مقامات میں مسلمانوں کو جن مصائب و آلام کا نشانہ بننا پڑا ہے۔ انہوں نے ان پر اپنی بےکسی۔ پراگندگی اور بدنظمی ایک دفعہ پھر پورے زور کے ساتھ ظاہر کر دی ہے۔ اور ساتھ ہی ان لوگوں کی یاد تازہ کر دی ہے۔ جنہوں نے مسلمانوں کو اس حالت تک پہونچایا۔ اور اب بھی وہ مار آستین بنے ہوئے مسلمانوں کو ڈس رہے ہیں :۔

پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی دوسری تمام اقوام کے مجموعہ سے بھی زیادہ ہے اور غیر مسلم اپنی دست درازیوں اور مسلم کشیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے کہا کرتے ہیں۔ کہ پنجاب میں مسلمانوں کی حکومت ہے۔ لیکن ہو کیا رہا ہے۔ دور کے واقعات کو جانے دیجئے۔ ماضی قریب پر ہی نظر دوڑائیے

۱ - پانی پت کا حادثہ ہوا۔ جہاں ہندوؤں - اور مسلمانوں کے تصادم کو روکنے کی خاطر مسلمانوں پر گولیاں چلائی گئیں۔ جن سے سات مسلمان مارے گئے۔

۲ - آہلہ ضلع گجرات میں مسلمانوں اور سکھوں کے فساد کے باعث مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ جن سے دو مسلمان مارے گئے۔ اور بہت سے زخمی ہوئے :۔

۳ - امرتسر میں اپنی دوکانوں پر بیٹھے۔ یا رستہ چلتے بےخبر مسلمانوں پر سکھوں نے ہلہ بول دیا۔ اور بے تحاشا مجروح کرتے چلے گئے۔ جن میں سے دو اس وقت تک فوت ہو چکے ہیں۔ پولیس کے پہرے خاص انتظام کے ساتھ جابجا موجود تھے۔ لیکن کسی موقعہ پر گولی چھوڑ ڈنڈا چلانے کی بھی پولیس نے ضرورت نہ سمجھی :۔

یہ حادثات معمولی حیثیت نہیں رکھتے مسلمانانِ پنجاب کی آنکھیں کھولنے اور باہمی اتحاد و اتفاق کی اہمیت اور ضرورت واضح کرنے کے لئے کافی ہیں لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ جب وہ آنکھ کھول کر دیکھتے ہیں۔ تو انہیں اپنے آگے پیچھے وہ کانٹے بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جو نہ صرف مسلمان کہلانے والے بلکہ سات کروڑ مسلمانانِ ہند کی دینی اور دنیوی راہ نمائی کا دعوےٰ کرنے والے احرار گزشتہ چند سالوں سے بکھیرنے میں مصروف ہیں۔ چنانچہ لاہور میں آہلہ ضلع گجرات کے مسلمانوں پر پولیس کی آتش باری کے خلاف۔ جو احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس میں مولوی ظفر علی نے جہاں یہ کہا۔ کہ "گوردوارہ ایکٹ نے سکھوں کے حوصلے بڑھا دیئے ہیں کیونکہ اس کے ذریعہ انہیں معقول آمدنی ہے۔ اور وہ جتھہ بندیوں اور مقدمات وغیرہ پر دل کھول کر روپیہ خرچ کر سکتے ہیں۔ مسجد شہید گنج کو اسی زور پر گرایا گیا۔ اور اب پشاور کے مندر رگھوناتھ پر بھی سکھاشاہی کا زور دکھایا جا رہا ہے۔" وہاں نہایت ہی حسرت ناک پیرایہ میں یہ رونا بھی رویا۔ کہ :۔

"اس کے برعکس مسلمانوں کے پاس کوئی فنڈ نہیں۔ کہ وہ بھی ایسے حالات میں روپیہ خرچ کر سکیں۔ چندہ مانگنے کے لئے مجلس احرار نے ہمیں کہیں کا نہ رکھا۔ کیونکہ وہ بانگِ دہل کہتی ہے کہ چندہ لیں گے۔ حساب نہ دیں گے۔ چندہ کے معاملہ میں مسلمان بہت بدظن ہو چکا ہے اور اس کا یہ ظن حق بجانب ہے"

گویا احرار نے نہ صرف مسلمانوں میں انتہا درجہ کا تفرقہ و انشقاق پیدا کر کے انہیں دوسروں کے مقابلہ میں بےحد کمزور اور بےبس بنا دیا ہے۔ بلکہ آئندہ کے لئے بھی ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ وہ منظم نہ ہو سکیں اور پراگندہ رہ کر غیروں کے دستِ جفا کے شکار ہوتے رہیں :۔

پھر احرار نے مسلمانانِ پنجاب کو ہی کئی رنگ کی مصائب اور مشکلات میں مبتلا نہیں کیا۔ بلکہ سارے ہندوستان کے مسلمان ان سے نالاں ہیں۔ چنانچہ آنریبل شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی ممبر کونسل آف سٹیٹ کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے دریافت کیا ہے۔ کہ اب جبکہ کانگرس آئینِ نو کو کامیاب بنانے پر آمادگی کا اظہار کر رہی ہے۔ "نام نہاد احراری کیا کریں گے۔ آیا وہ مسلم لیگ کو ترجیح دیں گے۔ جو کم از کم فیڈریشن کو توڑنے۔ اور مقابلہ کرنے کی غرض سے کام کرنا چاہتی ہے۔ یا برطانوی استعمار کی اعانت کرنے کے لئے قرآن و حدیث کی رُو سے آئینِ نو کے گن گائیں گے۔ اور اس طرح اپنے پیر گاندھی جی کی لیڈری قائم رکھنے کی کوشش کریں گے"!

بلاشبہ احرار کا اس وقت تک ایسا طریقِ عمل رہا ہے جس کے خلاف تمام مسلمانوں کو رنج و الم اور غم و غصہ کا اظہار کرنا چاہیئے۔ لیکن یہی کافی نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انہیں ایسا ملیا میٹ کر دیا جائے۔ کہ وہ پھر کبھی سر اٹھانے کے قابل نہ رہیں :۔

حکومتِ پنجاب کا بجٹ

پنجاب کی نئی حکومت کے وزیرِ مالیات مسٹر منوہر لال نے پنجاب اسمبلی میں جو بجٹ حال میں پیش کیا ہے۔ وہ اس لحاظ سے اطمینان بخش ہے۔ کہ اس میں بمقابلہ سال گزشتہ خرچ آمدنی سے کم دکھایا گیا ہے۔ سنہ ۳۶-۱۹۳۷ء کے میزانیہ میں آمدنی کا تخمینہ دس کروڑ چالیس لاکھ بیس ہزار روپیہ تھا۔ اور تخمینہ خرچ دس کروڑ ساٹھ لاکھ اٹھاون ہزار ۔ گویا سولہ لاکھ اڑھتیس ہزار کے خسارہ کی توقع تھی۔ لیکن سال کے آخر پر جو حقیقی آمدنی اور خرچ ہوا۔ اس کی رُو سے ۲۳ - لاکھ ۸۷ ہزار روپیہ کی بچت رہی۔ سنہ ۳۷-۱۹۳۸ء کے تخمینۂ بجٹ میں ابھی سے ایک لاکھ ۷۲ - ہزار روپے کی بچت کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ مگر جیسا کہ وزیر مالیات نے بیان کیا ہے۔ اخراجات کے موجودہ تخمینہ جات میں کمیٹی ذرائع آمدنی و تخفیفِ مصارف - اور کمیٹی انسداد بےکاری کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔ اس لئے عین ممکن ہے۔ کہ یہ زیادتی بھی اخراجات کی نذر ہو جائے۔ لیکن مالی سال کے آخر میں اگر کوئی خسارہ نہ رہے۔ تو بھی خوشی کی بات ہو گی۔ کیونکہ یونی نٹ گورنمنٹ کے نئے بجٹ کے اخراجات میں اضافہ کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ تعمیر قومی۔ اور رفاہ عامہ کے محکمہ جات کے لئے زیادہ رقوم رکھی گئی ہیں۔ غرض مصارف کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی یہ بجٹ خوش کن ہے :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب احمدی نوجوانوں اور بچوں سے

دنیا کی تمام زبانیں سیکھو اور خدمتِ اسلام میں بڑی سے بڑی قربانی کو ہیچ سمجھو!

۱۷ جون کو بورڈنگ تحریکِ جدید میں جمعیۃ فتیان الاحمدیہ کی طرف سے مولوی ناصرالدین عبد اللہ صاحب مولوی فاضل کے اعزاز میں (جو ساڑھے سات سال کے عرصہ کے بعد کلکتہ اور بنارس سے کادیہ تیرتھ اور ویدبھوشن کی اعلےٰ ڈگریاں حاصل کرکے واپس آئے ہیں) جو دعوت دی گئی۔ اس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حسبِ ذیل تقریر فرمائی:

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ابھی مولوی عبد اللہ صاحب نے آپ کے سامنے اپنے واقعات بیان کئے ہیں۔ اور بتایا ہے کہ کس طرح

اسلام کی خدمت

کے ارادہ سے انہوں نے اپنے وطن کو چھوڑا۔ اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑا اور ساڑھے سات سال تک وطن سے باہر رہ کر سنسکرت اور ویدوں کی تعلیم حاصل کی۔ یہ عرصہ گو اپنی ذات میں لمبا نہیں۔ دنیا میں اس سے بہت زیادہ لمبے عرصہ تک باہر رہنے والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ لیکن جس صحت کی حالت میں انہوں نے یہ کام کیا۔ اور جن مشکلات میں انہوں نے یہ کام دیا۔ اور جس مالی تنگی میں انہوں نے یہ کام کیا۔ اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے اپنے ہم عمروں اور ہمجولیوں کے لئے

ایک نہایت ہی عمدہ مثال

قائم کی ہے۔ اگر ہمارے دوسرے نوجوان بھی اس بات کو مدِ نظر رکھیں۔ کہ ارادہ طلبی اور باتیں بنانے سے کچھ نہیں بنتا۔ بلکہ کام کرنے سے ہی حقیقی عزت حاصل ہوتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت میں مختلف زبانوں کے ماہر نہایت سہولت کے ساتھ مہیا ہو سکتے ہیں۔

ہماری جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے۔ جو مثیلِ مسیح ہیں۔ اور

مسیح ناصری کے متعلق

انجیلوں میں آیا ہے۔ کہ ان کا بڑا معجزہ یہ تھا۔ کہ ان کے پیرؤوں اور حواریوں کو مختلف زبانیں بولنی آگئی تھیں۔ انجیل میں اس معجزہ کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک جلسہ میں حضرت مسیح کے چند حواری بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ کہ اچانک وہ

مختلف زبانوں کے فقرات

بولنے لگ گئے۔ اور ایک دوسرے سے مختلف زبانوں میں باتیں کرنے لگے۔ لیکن مختلف زبانوں کا جان لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور نہ اس سے کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ جب تک کہ انہیں تبلیغ کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ ان لوگوں نے اس پیشگوئی کا مطلب بھی یہی سمجھا۔ چنانچہ وہ

عیسائیت کی اشاعت

کے لئے نکل کھڑے ہوئے اور مسیح کی تعلیم کو دور دراز تک پہونچانے کے لئے انہوں نے مختلف زبانیں سیکھیں پس یہی وہ معجزہ ہے۔ جس کی پہلوں کو ضرورت تھی۔ اور یہی وہ معجزہ ہے جس کی ہم کو ضرورت ہے۔ ہمیں ضرورت ہے کہ

ہمارے نوجوان

مختلف ملکوں میں نکل جائیں۔ اور وہاں جا کر مختلف زبانیں سیکھیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ صرف ہندوستان ہی میں کئی سو مختلف زبانیں ہیں۔ اور اگر تمام ملکوں کی زبانوں کو شمار کیا جائے۔ تو ان کی تعداد کئی ہزار تک پہونچ جاتی ہے۔ جب تک یہ تمام زبانیں ہمارے نوجوان نہیں سیکھ لیتے اسوقت تک تمام ملکوں میں تبلیغ نہیں کی جا سکتی۔ میرا مقصد تحریکِ جدید سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ ہمارے نوجوان دنیا کی تمام زبانیں سیکھیں۔ تاکہ ہر ملک میں

اسلام اور احمدیت کی تبلیغ

کی جا سکے۔ گو اس وقت بھی یہ مقصد ایک حد تک پورا ہو رہا ہے۔ مثلاً چین میں ہمارے آدمی ہیں۔ جو چینی زبان سیکھ رہے ہیں۔ جاپان میں ہمارے مبلغ جاپانی زبان سیکھ رہے ہیں۔ جاوا میں ہمارے مبلغ وہاں کی زبان سیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح سٹریٹ سٹلمنٹ۔ ہنگری۔ اٹلی سپین۔ امریکہ کے ایک حصہ ارجنٹائن اور افریقہ کے بعض حصوں میں ہمارے آدمی موجود ہیں۔ جو ان ملکوں کی زبانیں سیکھ رہے ہیں۔ لیکن ابھی ہمارا بہت سا کام باقی ہے۔ اور بیسیوں ملک ابھی رہتے ہیں۔ اس وقت تک ہم نے جو کچھ کیا ہے۔ وہ سمندر کے مقابلہ میں ایک چلو کے برابر ہے۔ اور ابھی بہت سے ملک ایسے موجود ہیں۔ جن میں ہماری تبلیغ نہیں ہو رہی۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ ہمارے مبلغ ان ممالک کی زبانیں نہیں جانتے۔ اور ہمارے پاس اتنے آدمی بھی نہیں۔ کہ ان ملکوں میں چلے جائیں۔ اور وہاں جا کر زبانیں سیکھیں۔ اور تبلیغ کریں۔ پس میں جماعت کے نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو جوش اور ولولہ مولوی عبد اللہ صاحب نے

سنسکرت کی تعلیم

کے حصول کے لئے دکھایا ہے۔ اُسے وہ بھی اپنے اندر پیدا کریں۔ پھر میں یہ دعا بھی کرتا ہوں۔ کہ مولوی عبد اللہ صاحب نے نہایت کمزور صحت کی حالت میں جو تعلیم حاصل کی ہے۔ وہ دوسروں کے لئے بھی مفید ہو۔ اور صدقہ جاریہ کا کام دے۔ کیونکہ کسی کام کا ثواب اسی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔ کہ دوسروں کو بھی اس سے مستفیض کیا جائے۔ خالی کسی علم کا سیکھنا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ وہ شخص بڑا ہی خوش قسمت ہے۔ جو دوسروں کو اس قابل بنائے۔ کہ وہ اوروں کے لئے مفید ثابت ہو سکیں۔ پس مولوی صاحب کو چاہیئے کہ وہ اپنا علم

دوسروں کو سکھانے کے لئے

بھی ویسی ہی محنت اور جانفشانی سے کام لیں۔ جو انہوں نے اس علم کے سیکھنے میں دکھائی ہے۔ یہ نہایت ہی خوشی کی بات ہوگی۔ اگر وہ اپنی زندگی میں اس علم کو دوسروں تک پہونچا دیں۔

اس کے بعد ان بچوں اور نوجوانوں کو مخاطب کرتا ہوں۔ جن کی طرف سے آج یہ مہمان نوازی کی گئی ہے۔ مہمان نوازی سے میری مراد پانی اور شربت وغیرہ نہیں۔ ہمارے مہمان نواز وہ بچے ہیں۔ جو اس وقت یہاں موجود ہیں۔ اور مہمان نوازی سے مراد یہ ہے۔ کہ ہم ان کے مکان میں آکر ٹھہرے ہیں۔ یعنی میرے مخاطب بورڈنگ تحریکِ جدید کے زیرِ انتظام تعلیم حاصل کرنے والے بچے ہیں۔ جو اپنے والدین کو چھوڑ کر یہاں آئے ہوئے ہیں۔

کچھ دن ہوئے بورڈنگ تحریکِ جدید کے چند چھوٹے بچے میرے پاس آئے۔ میں نے ان سے پوچھا

یہ تو بتاؤ - تمہارے بورڈنگ تحریک جدید میں داخل ہونے کا مقصد کیا ہے انہوں نے کہا - یہاں آنے سے ہمارا مقصد یہ ہے - کہ ہم دین سیکھیں میں نے کہا - یہ تو تم اپنے گھروں میں بھی سیکھ سکتے تھے - اس پر انہوں نے کہا - یہاں رہ کر تعلیم حاصل کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ دین کی تعلیم حاصل کریں - میں نے کہا - یہ تمہارے ماں باپ بھی تمہیں سکھا سکتے تھے۔

غرض میں نے کئی ایک سوال اُن سے کئے - بالآخر انہوں نے کہا - آپ ہی بتایئے - کہ ہمارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے - میں نے انہیں کہا - کہ آپ اس کے متعلق اپنے دوسرے ساتھیوں - اور سپرنٹنڈنٹوں سے پوچھ کر بتائیں - کچھ دنوں کے بعد جب وُہ دوبارہ مجھ سے ملے - تو انہوں نے کہا - کہ ہمارے سپرنٹنڈنٹ صاحب کہتے ہیں - کہ ہمارے یہاں آنے کا مقصد

مساوات پیدا کرنا

ہے - چونکہ امیر اور غریب لڑکے سب مل کر ایک رنگ میں یہاں رہتے ہیں - اس لئے جو مساوات یہاں پیدا ہو سکتی ہے - وُہ گھر میں رہنے سے نہیں ہو سکتی - میں نے کہا - گو یہ بھی درست ہے - لیکن مساوات تبھی قائم ہو سکتی ہے - جب تمہاری ہر بات مساوی ہو لیکن ابھی تمہارے کھانے میں اختلاف ہے - کپڑوں میں اختلاف ہے بعض بچے ہر روز دودھ پیتے ہیں - اور بعض ایسے ہیں - جنہیں بہت کم دودھ میسر آتا ہے۔

غرض اختلافات ابھی موجود ہیں - اور

امتیاز کی دیوار

ابھی تک نہیں مٹ سکی - میں یہ ضرور کہوں گا - کہ جو جواب انہیں سکھایا گیا وُہ معقول ہے - کیونکہ مساوات جو وُہ یہاں رہ کر حاصل کر سکتے ہیں - گھروں میں رہ کر انہیں حاصل نہیں ہو سکتی - مگر اس کے علاوہ بھی اور چیزیں ہیں جو

بورڈنگ تحریک جدید کے قیام کی اغراض

میں داخل ہیں - میں چاہتا تھا - کہ سپرنٹنڈنٹ اور ٹیوٹروں کو توجہ دلاؤں - کہ آخر وُہ کونسی چیز ہے - جو بچوں کو گھر پر میسر نہیں آ سکتی - اور جس کے حصول کے لئے انہیں یہاں لایا گیا ہے - اور وُہ کونسی تعلیم ہے - جس کا حاصل کرنا وہاں آسان نہیں - لیکن میں اس موقعہ پر تو بیان نہیں کر سکتا - کیونکہ وقت تھوڑا ہے - اس کے متعلق کبھی پھر یہاں آکر بیان کروں گا - اس وقت میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں - کہ

سلسلہ کے نوجوانوں کو

بورڈنگ تحریک جدید میں اس لئے داخل کیا گیا ہے - کہ وُہ اسلام کے سچے خادم بنیں - اور سلسلہ کی تعلیم ان کے اندر گھر کر جائے - وُہ اسلامی تعلیم کا زندہ نمونہ ہوں - تاکہ جہاں جہاں وُہ جائیں لوگ ان سے متاثر ہوں - اور ان کے اسوہ کی تقلید اپنے لئے فخر سمجھیں - مگر یاد رکھو -

منہ کی باتوں سے کچھ نہیں بنتا

ہم نے دیکھا ہے - کہ جماعت کے لوگوں میں سے بھی بعض نے اور دوسروں میں سے بھی بہتوں نے بڑے بڑے زبانی دعوے کئے - میری عمر اس وقت سینتالیس سال کی ہوگی - میں نے اپنی عمر میں بہت لوگوں کو باتیں کرتے ہُوئے دیکھا ہے - وُہ دعوے کرتے - کہ بہت قربانیاں کریں گے ان کا دعوٰے تھا - کہ وُہ خدا کے راستہ میں اپنی جانیں دے دیں گے - لیکن جب ان کے دعوٰے کو عملی رنگ میں دیکھنے کا وقت آیا - تو وُہ

تقوٰے میں بھی کچے

ثابت ہُوئے - اور قربانی کے موقعہ پر بھی کچے ثابت ہُوئے۔

پس ہمیں ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں - بلکہ

ایسے لوگوں کی ضرورت ہے،

جو اپنی زندگیوں کو عملی طور پر اسلام کے سانچے میں ڈھال لیں - اور اسلام میں غرق ہو جائیں - ان کی قربانیاں کسی شرط کے ساتھ مشروط نہ ہوں - کیونکہ ایمان وُہ شے ہے - جس میں کوئی حد بندی نہیں ہو سکتی۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا - یا رسول اللہ مجھے آپ سے بہت محبت ہے - اتنی محبت جتنی مجھے اپنی جان سے ہو سکتی ہے - اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا - عمرؓ تم ابھی

ایمان میں کامل

نہیں ہُوئے - اور تمہارا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا - جب تک تم مجھ سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت نہیں کرتے - حضرت عمرؓ کے دل میں ایمان تھا - وُہ اسی وقت بول پڑے - یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں - یہی وُہ ایمان ہے - جو

حقیقی ایمان

کہلا سکتا ہے - شرطوں والا ایمان کوئی ایمان نہیں - اور نہ وُہ خدا کے نزدیک قبول ہوتا ہے۔

پس میں بچوں سے کہتا ہُوں - کہ ان کی یہاں آنے کی غرض یہ ہے - کہ ان کے اندر

اسلام کی محبت

جاگزین ہو جائے - وُہ اسلام کے لئے ہر قربانی کرنے کو عین راحت اور ہر تکلیف کو آرام سمجھیں - کیونکہ ہم نے ہر ایک قربانی کر کے اسلام کو پھیلانا ہے پس کوئی قربانی ایسی نہ ہو - جو تمہاری نظروں میں ہیچ نہ ہو - اور کوئی کام نہ ہو - جو تمہیں بڑا نظر آئے - تمہیں صرف ایک چیز کی دھن ہو - اور وُہ یہ کہ:-

قرآن کریم کی تعلیم

کو دُنیا میں پھیلانا ہے - اس راستہ میں تمہارے لئے کوئی مشکل مشکل نہ رہے - اور کوئی مصیبت مصیبت نہ رہے - تم تمام تکالیف اور تمام مشکلات پر حقارت سے مُسکرا دو - کیونکہ مومن کی نظر ان تمام چیزوں سے بالاتر ہوتی ہے - تمہارے دعوے محض زبان تک محدود نہ ہوں - بلکہ تمہارے دلوں میں اسلام کی محبت جاگزین ہو تمہارے لئے کوئی تکلیف تکلیف نہ رہے - اور تمام آگیں تمہارے لئے ٹھنڈی ہو جائیں - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ ایک نہایت سنگین مقدمہ میں مبتلا کیا گیا - یہ مقدمہ مشہور

مارٹن کلارک عیسائی

پادری کی طرف سے قتل کا تھا - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تھی - کہ اس قسم کے واقعات میں بچوں کو بھی دعا کے لئے فرمایا کرتے تھے - مجھ سے بھی کہا - کہ دعا کرو - میں نے دُعا کی - اور انہی ایام میں

ایک رؤیا

دیکھا - ہمارے گھر میں ایک تہ خانہ تھا - جس کی تنگ سی سیڑھیاں تھیں - میں نے رؤیا میں دیکھا - کہ میں باہر سے آ رہا ہوں - جب میں گھر کے پاس آیا - تو میں نے دیکھا - کہ ہمارے گھر کے سامنے چند پولیس والے کھڑے ہیں - اور مجھے اندر جانے سے روکتے ہیں - میں نے باہر سے دیکھا - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندر بیٹھے ہیں - اور پولیس کے آدمی آپ کے اردگرد

اوپلوں کا ڈھیر

لگا رہے ہیں - اور وُہ ڈھیر اس قدر اونچا ہو گیا - کہ حضور اس کے پیچھے اوجھل ہو گئے ہیں - پھر وُہ اس ڈھیر کو دیاسلائی سے آگ لگانا چاہتے ہیں - لیکن میں چاہتا ہوں - کہ آگ کو بجھاؤں ایک سپاہی نے دیاسلائی جلائی - مگر وُہ جلی نہیں - اس نے پھر جلائی لیکن پھر بھی نہیں جلی - پھر جلائی - پھر بھی نہیں جلی - غرض وُہ یہ کوشش کر رہے ہیں - کہ

آگ لگائیں

اور میں اس کوشش میں ہوں - کہ بجھاؤں - اس کے بعد یکدم میری نظر ایک فقرہ پر پڑی - جو یہ تھا -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے پیاروں کو کون جلا سکتا ہے مجھے اب یاد نہیں رہا کہ پیاروں تھا یا ماموروں بہرحال ان میں سے ایک لفظ تھا۔ جونہی یہ فقرہ میں نے پڑھا۔ اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر نکل آئے۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔

پس مومن مصیبتوں سے نہیں ڈرا کرتے۔ اور نہ مصیبتیں ان کا کچھ بگاڑ سکتی ہیں۔ خدا تعالےٰ جب مومن کو ابتلا میں ڈالتا ہے۔ اور وہ اسے بخوشی جھیلنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اس کا صلہ اسے اس جہان میں یا اگلے جہان میں ضرور دیتا۔ لیکن وہ جو جھوٹا ہوتا ہے۔ اور جس کے

دل میں ایمان

نہیں ہوتا۔ وہ نہ اس جہان میں کامیاب ہوتا ہے۔ اور نہ اگلے جہان میں اسے کوئی صلہ ملتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ قربانیوں کا صلہ اس جہان میں ملے۔ پس جو شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس نے فلاں فلاں قربانیاں کی ہیں۔ مگر اُسے اس جہان میں اس کا صلہ نہیں ملا۔ وہ حقیقی ایمان سے محروم ہے۔ وہ قربانیاں کرتا ہے لیکن وہی دن جس کی شام کو اس کے لئے

جنت کے دروازے

کھلنے والے ہوتے ہیں۔ اپنے اوپر بند کر لیتا ہے۔ کس قدر بدبخت ہے وہ انسان کہ جب اس کی محنتوں کے پھل لانے کا وقت آتا ہے۔ تو وہ اپنے ہاتھوں سے اسے ضائع کر دیتا ہے۔

خدا کی راہ میں

ہمیشہ وہی شخص کامیاب ہوتا ہے جو ہر قسم کے ڈر اور خوف سے بالا ہو۔ اور جو یہ فیصلہ کرے۔ کہ خواہ اسے اس دنیا میں صلہ ملے یا نہ ملے۔ اور خواہ وہ دکھ سہتے سہتے مرجائے۔ وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں تکالیف برداشت کرنے سے ہرگز مونہہ نہیں موڑیگا۔ کتنا نادان ہے وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ اسی دنیا میں اسے بدلہ ملنا چاہیئے

اگر ایک شخص یہاں تمام عمر تکلیف اٹھاتا ہے۔ لیکن آخرت میں اسے

نہائت عمدہ صلہ

مل جاتا ہے۔ تو یہاں کی تکلیف اس صلہ کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ اور وہ شخص گھاٹا پانے والا نہیں۔ پس اپنے اندر

استقلال کی روح

پیدا کرو۔ کیونکہ استقلال کے بغیر صلہ سے بے پروائی ممکن نہیں۔ اگر اس دُنیا میں بدلہ کا ملنا ضروری ہوتا۔ تو کیا تم سمجھتے ہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضؓ جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو انتہائی محبت تھی۔ اور جنہوں نے جوانی کی عمر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ اور اسی عمر میں شہید ہو گئے۔ صلہ سے محروم رہے۔ پھر کیا حضرت عثمان بن مظعون صلہ سے محروم رہے جو کہ اسلام کی محبت میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے۔ کہ ایک دفعہ جب

ایک مجلس میں

ایک دشمنِ اسلام نے ان کے چہرے پر تھپیڑ مارا۔ جس سے ان کی ایک آنکھ نکل گئی۔ اور ایک شخص نے ان سے کہا۔ میں نے نہیں کہا تھا۔ کہ تم میری حفاظت میں آجاؤ۔ مگر تم نے نہ مانا اور اپنی آنکھ ضائع کرالی۔ اس پر انہوں نے کہا۔ اگر اسلام کی راہ میں میری دوسری آنکھ بھی ضائع ہو جائے تو مجھے کوئی پروا نہیں۔ انہوں نے

اسلام کی فتح

کا ایک دن بھی نہیں دیکھا تھا۔ لیکن کیا تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ وہ خدا کے فضل سے محروم رہے۔ اور انہیں کوئی صلہ نہیں ملا۔ نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے بے انتہا فضلوں کے وارث ہوئے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ اس دنیا کی کامیابیاں حقیقی کامیابیاں ہیں۔ مومن کا کام یہ نہیں۔ کہ وہ اس دنیا کے صلہ کی طرف نگاہ رکھے۔ اس کا کام فرض یہ ہے۔ کہ وہ

خدا تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ

رکھتا ہُوا کام کرتا چلا جائے۔ پس جاؤ اور اس یقین سے کام کرو۔ کہ خدا تعالےٰ تمہیں تمہارے کاموں کا صلہ ضرور دے گا۔ اس دنیا کی کامیابیوں کی طرف نگاہ مت کرو۔ اگر تم پچاس سال تک کوشش کرتے رہو۔ اور ناکام رہو۔ یہاں تک کہ مرجاؤ۔ تو مت سمجھو۔ کہ تم ناکام رہے ہو۔

خدا تعالےٰ کا وعدہ

ہے۔ کہ وہ اگلے جہان میں اس کا صلہ دے گا۔ ہمارا خدا رحیم اور کریم خدا ہے۔ اس پر بدظنی مت کرو۔ بلکہ ہمیشہ اس پر یقین رکھو۔ کہ وہ بدلہ کے دن ضرور بدلہ دے گا۔ پس خدا پر شک لائے بغیر قربانی کرو۔ بالکل ممکن ہے کہ تمہاری قربانیوں کا اس جہان میں صلہ نہ ملے لیکن خدا تعالےٰ کے وعدہ پر شبہ نہ کرو۔ تمہاری قربانیاں محض خدا تعالےٰ کے لئے ہوں۔ اور تم خدا تعالےٰ سے سودا کرنے والے مت ہو۔ جب تمہاری ہر چیز اسی کی دی ہوئی ہے تو اس سے زیادہ بے حیائی کیا ہوگی۔ کہ تم اسے کہو کہ آ اور ہمارے ساتھ سودا کر جو شخص ایسا کرے گا خدا تعالیٰ اسے دھتکار دے گا۔ کیونکہ وہ شخص خدا تعالےٰ کے دروازے سے راندہ جاتا ہے۔ جو اس پر کسی قسم کا شبہ کرتا ہے۔ اور اس سے سودا کرنا چاہتا ہے لیکن جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ یا تو اس دنیا میں بھی بدلہ پالیتا ہے۔ یا پھر آخرت میں یقیناً پالیتا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں بدلہ نہیں پاتا۔ تو آخرت میں اُسے مل جاتا ہے۔ پس تمہیں چاہیئے۔ کہ

سچے مومن

بن جاؤ۔ تاکہ تمہاری زندگی اسلام کے کام آنے والی ہو۔ اور خود تمہارے لئے بھی بابرکت ثابت ہو۔

بنکوں کے سود کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

چونکہ بعض لوگ اپنا روپیہ ڈاکخانہ کے سیونگ بنک اور دیگر بنکوں میں جمع کراتے ہیں۔ اور ایسا کرنے کے عوض ان کو بنکوں سے سود دیا جاتا ہے۔ لہذا اطلاع عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے کے مطابق احمدی احباب کے لئے ایسے سود کو اپنی ذات پر خرچ کرنا یا اپنے اعزا واقارب یا ہمسایوں یا مسکینوں کو دینا جائز نہیں ہے۔ بلکہ بالکل حرام ہے۔ البتہ ایسا روپیہ اشاعت دین اسلام کی مد میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔ ملاحظہ ہو فتاوے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از صفحہ ۸۶ تا صفحہ ۱۹۰۔ لہذا احباب کو چاہیئے۔ کہ اس قسم کے سود کو اشاعتِ اسلام پر خرچ کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بھیجا کریں۔ تمام عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس فتوے کو نوٹ کرلیں۔ اور احباب جماعت کو اس کی طرف توجہ دلاتے رہا کریں۔ ناظر بیت المال

جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کو اطلاع

جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چودھری فضل احمد صاحب امیر جماعت کے عہدۂ امارت میں میری رپورٹ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک توسیع منظور فرمائی ہے۔ ان کا سابقہ تقرر صرف ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء تک کے لئے تھا۔ مگر [illegible] ایک سال کے لئے [illegible] ناظر امور عامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

419

روم پایۂ تخت اٹلی میں تبلیغ اسلام
معززین سے ملاقاتیں اور گفتگو

—— (۱) ——

روم - ۱۵ مئی سیکرٹری وزیر جنگ سے اس مہینہ میں تین مرتبہ ملاقات کرنے کا موقع ملا - پہلی ملاقات کے وقت انہوں نے اسلام کے بعض عقائد پر اعتراضات کئے جن کے جواب میں نے احمدیت کی روشنی میں دئے - اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے متعلق اسلام کی تعلیم پیش کی - دوسری ملاقات پر انہوں نے نماز - حج - شادی اسلامی اخوت وغیرہ مسائل کے متعلق گفتگو کی - تعدد ازدواج کے مسئلہ پر انہوں نے کئی ایک اعتراضات کئے - جن کے تسلی بخش جواب پاکر اسلام کی پُر حکمت تعلیم کی تائید کی - تیسری ملاقات پر انہیں جماعت کی موجودہ ترقی اور آئندہ عظیم الشان ترقیات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی پیشگوئیاں بتائیں - انہوں نے اسلامک لٹریچر اٹالین زبان میں تیار ہونے پر بغور مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا ہے - ان کا نام Giuseppe Imonrati ہے -

—— (۲) ——

روما کے ایک بہت بڑے تاجر اور ایک مشہور سینما کے ڈائرکٹر سے مسٹر جاک راک تاجر کتب کی معرفت ملاقات کی - انہوں نے کہا - ہم لوگ یہاں رسمی طور پر رومن کیتھولک ہیں - ورنہ ہم مذہبی حالت میں از حد گرے ہوئے ہیں - میں ہر ایک مذہب کی عزت کرتا ہوں - مگر اب جبکہ آپ نے مجھے اسلام کی تعلیم سے واقف کیا ہے میرے بجھے ہوئے جذبات بھڑک اٹھے ہیں - گو یہاں رومن کیتھولک مذہب کے سوا دیگر مذاہب کے پھیلانے کی ممانعت ہے - تاہم میں ایسے ذرائع سے آپ کی امداد کروں گا - کہ کسی کو کوئی شکایت نہ ہوگی اس نے جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی اس سپرٹ کی بہت ہی تعریف کی - جو انہوں نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے غیر ممالک میں نکل پڑنے پر دکھائی ہے -

—— (۳) ——

صوبہ Venezia کے ایک نہایت معزز تعلیم یافتہ سے ان کے روما میں قیام کے دوران میں ملاقات کی اور اسلامی تعلیم احمدیت کی روشنی میں سمجھائی - احمدیت کی موجودہ ترقی کے حالات سنائے - اس کا نام Joseph Rossi ہے - پہلی ملاقات کے وقت تو صرف تھوڑی دیر گفتگو ہوئی مگر دوسری دفعہ وہ میری بیماری کی خبر سنکر ایک انگریزی دان ترجمان کو ساتھ لے کر میرے مکان پر آئے - اس موقعہ پر میں نے انہیں موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی ضرورت پیش کرتے ہوئے بتایا - کہ آنے والا آچکا - اور اس کی پاک جماعت اس کے جان نثار سپاہیوں کے ذریعہ مختلف ممالک میں پھیل رہی ہے - ان کے ترجمان پر احمدیت کی تعلیم کا گہرا اثر ہوا - یہانتک کہ اس نے خواہش سے انگریزی لٹریچر مجھ سے طلب کیا -

—— (۴) ——

ایک اور بہت بڑے آدمی نے جو پولیٹیکل حالات سے خاصی دلچسپی رکھتا ہے مجھے خاص طور پر تین گھنٹے وقت دیکر پہلے ہندوستان کے موجودہ حالات کے متعلق تبادلۂ خیالات کیا اور جب میری گفتگو کے دوران میں امن - امن - امن کے الفاظ بار بار سنے - تو قدرتی طور پر اس کی توجہ مجھ سے یہ دریافت کرنے کی طرف مبذول ہوئی - کہ میں کس مذہب اور جماعت سے تعلق رکھتا ہوں - اس پر میں نے اسے بتایا کہ میں جماعت احمدیہ کا ممبر ہوں جو دنیا کے سامنے صحیح اسلام پیش کرتی اور دنیا میں حقیقی امن کے قیام کیلئے خدا تعالےٰ کی طرف سے موجودہ شور و فساد کے زمانہ میں قائم کی گئی ہے - اس نے اسلامی پردہ - تعدد ازدواج پر اعتراضات کئے میں نے اس کے اعتراضات کے جوابات کے بعد اسے یورپ کی موجودہ اخلاق کش آزادی کے موجودہ اور آئندہ خطرات سے آگاہ کیا - پھر عیسائیت کی توحید سے دوری اور انسان پرستی کے عقائد کے بت کی حقیقت اس پر واضح کی - تو وہ ذرا ٹھنڈا ہو گیا - اور اعتراضات سے پہلو تہی کر کے اسلام کی تعریف کرنے لگا -

—— (۵) ——

بنگاسی کے ایک معزز مسلمان سے ملاقات کی جو یہاں ایک ممتاز فوجی عہدہ پر متعین ہے اٹالین زبان میں اس کو Commandante General de Milizia کہتے ہیں - اس کا نام سالم الفارسی ہے اس کے ہمراہ اس کا ایک عیسائی دوست بھی تھا میں نے اسے موجودہ زمانہ کی حالت کے پیش نظر روحانی مصلح کی آمد کی ضرورت کا احساس کراتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی اطلاع دی -

—— (۶) ——

ایک انگریز معمر معزز عورت کی خواہش پر اسے انگریزی لٹریچر اخبار مسلم ٹائمز اور سنرائز کے پرچے بھیجے یہ اپنے خطوط میں اسلام سے بہت محبت کا اظہار کرتی ہے اسکا نام مسز Gertrude Pozzi ہے

—— (۷) ——

چند معزز اٹالین لوگوں سے ایک دن گفتگو ہو رہی تھی - کہ ایک معزز مصری عیسائی جو یہاں بطور سیاح آیا ہوا ہے پہلے بغور میری باتیں سنتا رہا - اور پھر اس نے مفصل عقائد سمجھنے کی خواہش کی - اسے اسلام اور عیسائیت کے اختلافی مسائل کے علاوہ اسلام کی خوبیاں بتائیں - دو اٹالین معززین جو کافی عرصہ غیر ممالک میں رہ چکے تھے اور اب روم میں مقیم ہیں - میری بعض معززین سے گفتگو سے متاثر ہو کر خود اسلام کے اصول کو سمجھنے کے مشتاق تھے - دونو انگریزی جانتے اور بولتے تھے - اس لئے دونوں کو پیغام احمدیت پہنچایا - اور انگریزی پمفلٹ برائے مطالعہ دئے ایک تو فوجی ملازم ہے اور دوسرا معمولی کاروبار کرتا ہے - اول الذکر آسٹریلیا اور مؤخر الذکر امریکہ میں کافی عرصہ رہ چکا ہے -

—— (۸) ——

محمد سلیمان کیلانی سیریا کے مشہور کیلانی خاندان سے تعلق رکھتا اور یہاں برائے تعلیم آیا ہوا ہے - انگریزی اور عربی جانتا ہے - اسے دو تین مرتبہ تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا - انگریزی اور عربی لٹریچر کافی تعداد میں اسے برائے مطالعہ دیا گیا - اب وہ احمدیت کا مصدق ہے - اور نہ صرف خود لٹریچر کا مطالعہ کرتا ہے - بلکہ دوسرے طالب علموں کو بھی احمدیت کی تعلیم سے آگاہ کرتا رہتا ہے - چنانچہ سیریا کے ایک عیسائی طالب علم کو اس نے اسلام کی تعلیم احمدیت کی روشنی میں سمجھائی تو وہ اپنے ایک اور عربی دان عیسائی کے ہمراہ میری ملاقات کیلئے آیا - اور اس نے احمدیت کے متعلق نہایت محبت بھرے جذبات کا اظہار کیا - عربی لٹریچر اسے برائے مطالعہ دیا گیا - سیرین عیسائی کا نام Girg Tabet ہے -

—— (۹) ——

ایک سیرین سیاح جو انگریزی لباس میں ملبوس تھا - میرے اسلامی لباس کو دیکھکر بے اختیار دوڑا دوڑا میری طرف آیا - اور اس نے بآواز بلند السلام علیکم کہا - اس نے میری تبلیغ اسلام کی غرض سے روما میں آمد پر خوشی کا اظہار کیا - اور میں نے موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے اسے عربی زبان میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور جماعت احمدیہ کی ترقی کے حالات سنائے - البشریٰ کی ایک کاپی اس کی خواہش پر اسے برائے مطالعہ دی

—— (۱۰) ——

یونیورسٹی کے اکثر طلبا جن سے گفتگو کا موقعہ ملا انئیں سے حسب ذیل قابل ذکر ہیں :-

مسٹر [illegible] Adel ایک نہایت ذہین اور اسلام دوست طالبعلم ہے اور بائیبل اچھی طرح جانتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے بڑے بھائی مسٹر Simonlini سے میرے متعلق سن کر میری ملاقات کے لئے آیا۔ قریباً چار گھنٹے ان دونوں سے گفتگو جاری رہی اس نے مجھے بتایا کہ ہماری بائیبل کے اختلافات اور تبدیلیوں نے اسے مذہبی کتاب کے نام سے محروم کر دیا ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں واقعی ہمیں عیسائیت سے بہتر کسی اور مذہب کی اشد ضرورت ہے۔

مسٹر Simonlli ۱۷ جو روم سے دور ایک اور صوبہ کا رہنے والا اور انجنیئرنگ کے سال اول میں تعلیم پاتا ہے۔ میری ایک دن چند معززین سے گفتگو سے متاثر ہو کر بار ہا میرے پاس آیا اور اسلام کے عقائد سمجھتا رہا۔ اب اس نے اسلامی نماز و دیگر مسائل سمجھنے کی خواہش کی۔ مجھ سے ملاقات کے وقت السلام علیکم کہتا ہے۔

دو اور طالب علموں نے مجھ سے تبادلہ خیالات کیا۔ اور اسلام کو بہترین مذہب کے نام سے یاد کرنے لگے۔ اور یونیورسٹی کے طالب علموں میں میرا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں اور قابل ذکر ہیں۔ ان کے نام Castello Giovani اور Giuseppe Ricci ہیں۔ یونیورسٹی کے ایک اور طالب علم Domici Ignilio جو انگریزی دان ہے۔ اور ایبے سینیا کی جنگ میں بھی کچھ عرصہ گذار چکا ہے۔ نے ایک دن اپنے تین اور ساتھیوں کے ہمراہ جو روما کے اردگرد کے صوبوں سے روزانہ برائے تعلیم آتے ہیں مجھ سے دو گھنٹے گفتگو کی۔ ان میں سے دو Felici Luigi اور Sciasella Pasis جرمن زبان بھی جانتے ہیں۔ اس لئے میں نے جرمن لٹریچر برائے مطالعہ دیا۔

ایک اور انگریزی دان میڈیکل سٹوڈنٹ جو مسٹر Winhofer میرے آسٹرین زیر تبلیغ دوست کے ہمراہ میری ملاقات کو آیا۔ قریباً ایک گھنٹہ اسلام کی خوبیاں بتائیں۔ اس کا نام مسٹر angelis Talis ہے

یونیورسٹی کے کئی ایک اور طالب علم وقتاً فوقتاً مجھ سے ملتے رہے۔ اور اسلام کی تعلیم سمجھتے رہے۔ ان میں سے ایک البانین اور تین اور خاص طور دلچسپی لیتے رہے

(۱۱)

مسٹر Michel Maella جو صوبہ Avellino میں موسیقی کا پروفیسر ہے۔ اور نہایت فصیح و بلیغ انگریزی بولتا ہے۔ چند دن کے لئے روما آیا ہوا تھا۔ اور یونیورسٹی کے چند طالب علموں سے میری گفتگو سے متاثر ہو کر مجھ سے مخاطب ہوا۔ اور برابر ۱½ گھنٹہ وقت دے کر حقیقی اسلام سمجھتا رہا۔ میں نے اسے انگریزی لٹریچر برائے مطالعہ پیش کیا۔ اس نے ایک کاپی سردست لی۔ اور آئندہ اپنا ایڈریس مجھے دیا تا اسے لٹریچر بھیج سکوں۔

(۱۲)

ایک دن کمسن طالب علم مسکراتے ہوئے میرے پاس آ کر بیٹھ گئے اور چھوٹے چھوٹے سوال کرنے شروع کر دیئے۔ مجھے اٹالین زبان بولتے سن کر بہت خوش ہوئے۔ پھر انہوں نے میرا مذہب پوچھا تو میں نے بتایا اسلام۔ اس پر وہ کہنے لگے۔ کہ آپ ہمیں اسلام کی خوبیاں بتائیں۔ ہماری گفتگو اس طرح قریباً دو گھنٹے ہوتی رہی۔ اس دوران میں قریباً ۲۰ مرد و زن ہمارے اردگرد جمع ہو کر ہماری گفتگو سنتے رہے

(۱۳)

مسٹر Genco Cologero جو ملٹری میں ایک اچھے عہدہ پر ممتاز ہے اکثر مجھ سے ملاقات کرتا رہتا اور اسلام سے انس رکھتا ہے۔ اس کی معرفت قریباً ۴۰ اشخاص تک پیغام احمدیت پہنچایا جا چکا ہے۔ ہر دفعہ اس کے ساتھ معززین ہوتے ہیں۔ جو بڑی محبت سے مجھے ملتے اور نہایت اطمینان سے میری باتیں سنتے ہیں۔

قبول احمدیت

مسٹر محمود دفیتوری جو جگاسی کا ایک مسلمان ہے۔ اور یہاں ملازمت کے سلسلہ میں مقیم ہے مجھ سے کئی دفعہ ملا اور سلسلہ کے حالات سنتا رہا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم سمجھتا رہا۔ ایک دن ایک فرنچ عربی دان کو اپنے ساتھ میری ملاقات کے لئے لایا اس کا نام Giuseppe ہے۔ اسے تقریباً ۳ گھنٹے تبلیغ کی اور اسکی موجودگی میں محمود دفیتوری نے اٹالین زبان میں اپنا بیعت نامہ تحریر کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجنے کے لئے مجھے دیا۔ اور بعدہٗ ہم تینوں نے اس نئے بھائی کی استقامت اور اخلاص کے لئے دعا کی ایک فوٹوگرافر جو کچھ مدت امریکہ میں رہ چکا ہے۔ اور انگریزی جانتا ہے۔ اس نے بھی اسلام قبول کیا۔ خاکسار محمد شریف ملک مجاہد روم

جماعت احمدیہ نیروبی کی قابل تعریف مثال

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مخلصین جماعت کو ارشاد فرمایا تھا۔ کہ "تیسرے سال کی مالی طوعی قربانی" میں جن احباب نے حصہ لیا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ چونکہ "بعض اہم ضروریات کی وجہ سے تحریک جدید کو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت اتنی نمایاں ہے۔ کہ تحریک جدید کا روپیہ ختم ہو جانے کے باعث کام کو نقصان پونچنے کا خطرہ ہے پس مخلصین کو چاہیئے کہ اپنے وعدوں کی ادائے گی جب کہ اکثر احباب کے وعدے بھی مئی، جون، جولائی کے ہیں۔ ابتدائی مہینوں میں ادا کر دیں تا تحریک جدید کے جاری کردہ کام کو نقصان نہ ہو۔"

اس پر جہاں ہندوستان کی جماعتیں اور افراد یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے وعدوں کی رقوم کا بڑا حصہ جون جولائی میں ہی ادا کر دیں۔ وہاں خطوط اور زبانی گفتگو سے پایا جا رہا ہے۔ کہ اکثر جماعتیں اس تگ و دو میں معروف ہیں۔ کہ وہ اپنی موعودہ رقم ساری کی ساری جلد داخل کر دیں۔ اس شکل میں بیرون ہند کی جماعتیں بھی یہ کوشش اور سعی کر رہی ہیں۔ کہ وہ بھی ہندوستانی جماعتوں کے ساتھ ہی بلکہ ان سے بھی پہلے اپنے وعدوں کی رقوم پوری کر دیں۔

چنانچہ ٹمبو۔ افریقہ کی جماعت کا وعدہ ۳۵۵ شلنگ کا تھا۔ جو اس نے اپریل میں ہی پورا کر دیا تھا۔ اور نیروبی کی جماعت کے محاسب ڈاکٹر عمرالدین صاحب جنہوں نے اپنے بجٹ چندہ عام کو تو ٹھیک وقت پر پورا کیا۔ پھر تحریک جدید سال سوم کے متعلق انہوں نے تہیہ کر لیا۔ کہ وہ تیسرے سال کے وعدوں کو جو ۱۷۱۲½ شلنگ کے ہیں۔ اور جو پہلے سال کے مقابلہ میں ڈھائی گنا اور دوسرے سال کے وعدوں کے مقابلہ میں بائیس فیصدی اضافہ کے ساتھ ہیں۔ بہت جلد غالباً ماہ اگست ۱۹۳۷ء تک ادا کر دیں گے جماعت نیروبی کے مخلصین بھی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جہاں وہ اپنا وعدہ جلد سے جلد پورا کریں۔ وہاں بعض مزید اضافہ بھی ادا کریں۔ چنانچہ ڈاکٹر شاہ نواز خانصاحب آف میگاڈی نے جن کا تیسرے سال کا وعدہ ۵۷۵ شلنگ کا تھا۔ اور جسے وہ ابتدا میں ہی ادا کر چکے ہیں۔ انہوں نے مذکورہ بالا رقم میں ۵۰ شلنگ کا اضافہ بطور شکریہ کیا ہے۔

یہ نوٹ۔ اس غرض سے شائع کیا جا رہا ہے کہ وہ جماعتیں اور وہ افراد جو زمیندار ہوں۔ خواہ شہری انہیں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے وعدوں کی رقوم نہ صرف وقت کے اندر پوری ادا کریں۔ بلکہ مقررہ وقت سے پہلے ادا کر کے مزید ثواب کے مستحق ہوں۔ اور تحدیث بالنعمت کے طور پر اپنے وعدوں میں اپنی خوشی سے اگر کر سکیں تو اضافہ بھی کریں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی متعلق لیکھرام کا ذکر تاریخ چترال میں

تاریخ چترالیا تاریخ چترال کے مؤلف مولوی محمد غفران صاحب ولد عبدالرسول صاحب اپنی اس کتاب کے صفحہ ۷۸ پر "برخے از احوال مؤلف و ذکر تصانیف او" کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلقہ لیکھرام کے متعلق لکھتے ہیں۔

"و در آوان تحصیل علم در پشاور بغرور صفائی ذہن و قوت تقریر باشل لیکھرام پشاوری کہ شخصے مانند مرزا غلام احمد قادیانی مقتدائے چند لک مردم باو مباحثہ کردہ برآن فخرے کند من نیز مباحثہ بکمال جوش کردہ ام لیکھرام ہندی بود از سکنۂ بلدۂ پشاور و اشتہار کردہ بود کہ ہر کدامے از علمائے اسلام و علمائے عیسائیت کہ در مباحثہ مذہبی ویرا ملزم سازد او دین اسلام یا نصرانیت را قبول خواہد کرد۔ و بنائے براں علمائے اسلام و علمائے نصاریٰ باو مباحثہ مے کردند۔ میان او و مرزا غلام احمد قادیانی تاچند روز در لاہور مباحثہ افتاد وچوں از زبان پلید لیکھرام الفاظ گستاخانہ بہ نسبت سرور انبیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم صادر مے شدند میرزا غلام احمد باو گفت کہ سزائے این گستاخی بعد ازین روز در فلاں تاریخ یوم دوشنبہ روز عید بتو لاحق خواہد شد و از تیغ قہر الٰہی مقتول خواہی گشت و این پیشگوئی را در اخبارات شائع کرد و این شعر عربی دراں درج بود۔

وبشّرنی ربّی وقال مبشّرا ۔ ستعرف یوم العید والعید اقرب

وچوں بتاریخ مقررہ لیکھرام کشتہ شد و قاتل معلوم نگشت وارثان لیکھرام بر میرزا غلام احمد دعویٰ کردند و مقدمہ بحکام راجع گردید بعد از کشمکش بسیار غلام احمد بری گشت مباحثہ میان من و آن ہندو در جائے او قریباً یک و نیم گھنٹہ قائم بود"

ترجمہ

"پشاور میں زمانہ تحصیل علم کے دوران میں نہایت صفائی ذہن اور قوت تقریر کے ساتھ لیکھرام پشاوری ایسے شخص سے جس کے ساتھ مباحثہ کرنے پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی جو کئی لاکھ آدمیوں کے مقتدا ہیں۔ فخر کرتے ہیں۔ میں نے بھی نہایت جوش کے ساتھ مباحثہ کیا۔ لیکھرام پشاور کا باشندہ تھا۔ اس نے اشتہار دیا۔ کہ علمائے اسلام اور علمائے عیسائیت میں سے جو شخص مذہبی مباحثہ میں اسے شکست دے گا۔ وہ اسلام یا عیسائیت کو قبول کرے گا۔

بنابریں علمائے اسلام اور عیسائی پادریوں نے اس سے مباحثہ کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور اس کے درمیان چند روز تک لاہور میں مباحثہ جاری رہا۔ (یہ غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس قسم کا کوئی مباحثہ نہیں ہوا۔ البتہ یہ درست ہے۔ کہ اپنی تحریروں میں) لیکھرام نے اپنی ناپاک زبان سے سرور انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔ اس پر مرزا غلام احمد صاحب نے اس سے کہا۔ کہ آج کے بعد فلاں تاریخ کو بروز دوشنبہ عید کے قریب کے دن تجھے اس گستاخی کی سزا ملے گی۔ اور تو خدا تعالیٰ کے قہر کی تلوار سے ہلاک کیا جائے گا۔ یہ پیشگوئی مرزا صاحب نے اخبارات میں شائع کرادی۔ اور اس کے متعلق یہ عربی شعر لکھا۔

وبشّرنی ربّی وقال مبشّرا ۔ ستعرف یوم العید والعید اقرب

جب مقررہ تاریخ کو لیکھرام ہلاک ہوگیا۔ اور اس کے قاتل کا کوئی پتہ نہ چلا۔ تو لیکھرام کے وارثوں نے مرزا غلام احمد صاحب پر دعویٰ کیا۔ مقدمہ حکام کے پاس پہنچا۔ اور بڑی کشمکش کے بعد مرزا صاحب کو بری قرار دیا گیا۔ میرے اور اس ہندو کے درمیان اس کی جائے اقامت پر قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک مباحثہ ہوا تھا۔

عمرالدین صاحب شملوی کا بے جا شکوہ

۳ مئی ۱۹۳۷ء کے اخبار پیغام صلح لاہور میں عمرالدین صاحب شملوی نے "کلکتہ کے قادیانیوں کی اخلاقی موت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں شکایت کی ہے۔ کہ "نماز کے بعد امیر جماعت کا مجھے ایک شخص کی معرفت حکم پہنچا" کہ تم اس انجمن میں نہیں ٹھہر سکتے اس لئے یہاں سے چلے جاؤ"

اس کے متعلق گذارش ہے۔ کہ انجمن سرائے مسافر خانوں کے قواعد مقامی حالات کو مدنظر رکھکر بنائے جاتے ہیں بعض مسافرخانے خاص خاص قوموں یا افراد کیلئے مخصوص ہوتے ہیں۔ بعض میں روزانہ کرایہ ادا کرنے پر مسافروں کو ٹھہرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اسی طرح کلکتہ میں بھی کئی مسافرخانے ہیں۔ ان میں گو کرایہ تو ادا کرنا نہیں پڑتا لیکن محدود اوقات کیلئے ٹھہرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ کئی ایسے بھی ہیں۔ جو خاص قوموں یا جماعتوں کے لئے ہیں۔ لیکن کبھی کوئی ان کے انتظامات کی شکایت نہیں کرتا بلکہ شکایت کرنی حماقت سمجھی جاتی ہے کلکتہ انجمن احمدیہ نے بھی ایک مکان کرایہ پر لے رکھا ہے۔ جہاں درس القرآن یا جلسے کئے جاتے اور نمازیں ادا کی جاتی ہیں علاوہ ازیں مبلغین سلسلہ کی رہائش اور کتبخانہ کے کمرے ہیں۔ اور جب گنجائش چند احباب جماعت کو ماہوار کرایہ ادا کرکے رہنے کی اجازت بھی حاصل ہے جو سارا دن اپنے اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔ صرف شب کو آجاتے ہیں۔ اس انجمن ہال کے رہنے والے احباب جماعت کی اخلاقی اور مذہبی اصلاح کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔

عمرالدین صاحب شملوی ۳۰ اپریل جمعہ کی نماز سے پہلے انجمن ہال میں پہنچے۔ میں تو انہیں جانتا نہ تھا بعض احمدی دوستوں نے تعارف کرایا۔ چونکہ انجمن ہال کا رجسٹر مہمانان کا اندراج خاکسار کے سپرد ہے۔ لہذا میں نے اپنا فرض سمجھتے ہوئے مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ آپ کلکتہ کب تشریف لائے اور کسی اور جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یا یہاں ٹھہرنے کا ارادہ ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہیں ٹھہرونگا۔ جب حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ تشریف لائے تو ایک نئے شخص کو دیکھکر خاکسار سے دریافت فرمایا کہ کون صاحب ہیں۔ خاکسار نے عرض کیا۔ کہ "مولوی عمرالدین شملوی لاہوری جماعت غیر مبائعین کے مبلغ" اور یہ بھی ساتھ ہی عرض کیا۔ کہ انجمن ہال میں ٹھہرنا چاہتے ہیں حضرت امیر صاحب نے دریافت کیا وہی عمرالدین شملوی۔ جو کہ اخلاقی و روحانی کمزوریوں اور بدعنوانیوں کیوجہ سے جماعت سے خارج کئے گئے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں کہدیں کہ یہاں ٹھہرنے کی اجازت نہیں ہے۔ بعد نماز جمعہ میں نے انہیں یہ اطلاع پہنچادی۔ مولوی صاحب نے سنکر جواب دیا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ میں دوسری جگہ انتظام کرلوں گا۔ حضرت امیر صاحب کو یہ بھی معلوم تھا۔ کہ مولوی عمرالدین شملوی مبلغ غیر مبایعین وہی حضرت ہیں جنہوں نے گذشتہ نومبر ۱۹۳۶ء میں مناظرہ سنگرور ریاست جیند میں غیر احمدیوں سے بھی بڑھکر شرافت اور تہذیب کو بالائے طاق رکھکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کے خلاف بدزبانی کرتے ہوئے یہاں تک کہدیا کہ "خادم صاحب بتائیے مرزا صاحب مرد تھے یا عورت" (الفضل ۱۷ر نومبر ۱۹۳۶ء) معاذ اللہ منہا۔ ایسے شخص کو انجمن احمدیہ کے ہال میں ٹھہرنے کی اجازت نہ دینا۔ کلکتہ کے قادیانیوں کی "اخلاقی موت" نہیں بلکہ ایمانی غیرت ہے۔ باوجود اس کے عمردین صاحب اسی انجمن ہال میں بار بار آکر بیٹھتے۔ حاضرین سے دل کھول کر گفتگو کرتے۔ اور پھر انجمن ہال کے مہتمم انچارج جناب میاں محمد حسین صاحب احمدی گلوب نیشنل ٹینری کی دکان پر سارا سارا دن بیٹھکر باتیں کرتے رہتے مگر کسی پر ان کی کسی بات کا ایک ذرہ بھی اثر نہ ہوا۔ بلکہ شملوی صاحب کی اپنی حالت یہ تھی۔ کہ غیر مبایعین کے متعلق عجیب عجیب باتیں بیان کرنے لگے مثلاً انہوں نے کہا

۱۔ مولوی محمد علی صاحب نے ترجمۃ القرآن انگریزی کے لئے قادیان سے تنخواہ لیکر کاپی رائٹ اپنی بیوی کے نام کرالیا۔

۲۔ مولوی صدرالدین صاحب کس بات کی تین صد روپیہ ماہوار تنخواہ لیتے رہے۔

۳۔ اسمہٗ احمد کی پیشگوئی مسیح موعود کے وقت میں پوری ہوگئی۔

۴۔ مولوی محمد علی صاحب امیر بننے کے لائق ہی نہیں۔

۵۔ میاں محمود احمد صاحب میں امامت و لیڈری کے جوہر موجود ہیں۔

۶۔ موجودہ مسلمان مسیح اول کے یہودیوں سے زیادہ ظالم ہیں۔

۷۔ جماعت لاہور نے مسیح کا باپ سے پیدا ہونا مان کر حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف کیا۔

۸۔ جماعت لاہور میں رہکر مجھے اطمینان قلب حاصل نہیں۔

۹۔ وما کنا معذبین میں ایک رسول کے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے کی پیشگوئی ہے۔ اور وہ رسول حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔

۱۰۔ لاہوری پارٹی کو چاہیئے کہ اخبار پیغام صلح کے ٹائیٹل پیج پر جہاں یہ لکھا ہے کہ کوئی نبی نہیں آسکتا خواہ پرانا ہو یا نیا وہاں یہ بھی لکھدے کہ جیسی نبوت کا حضرت مسیح موعود نے دعوےٰ کیا ہے۔ وہ جاری ہے۔ وغیرہ وغیرہ

دراصل شملوی صاحب نے اپنی بزدلی اور اخلاقی و روحانی موت پر پردہ ڈالنے کے لئے خواہ مخواہ پیغام صلح کا کالم خراب کیا۔

خاکسار:۔ محمد شمس الدین کارکن انجمن احمدیہ ہال کلکتہ۔

بعض خریداروں کو ضروری اطلاع

محکمہ ڈاک نے دفتر ہذا کو لکھا ہے کہ اضلاع لائل پور و شیخو پورہ کے چکوں میں رہنے والے خریداروں کے پتوں کے ساتھ کینال برانچ نہیں لکھا ہوتا۔ اس لئے یہ معلوم نہیں ہوسکتا۔ کہ چک جھنگ برانچ میں ہے یا گوگیرہ برانچ میں یا رکھ برانچ میں ایسے اخبار وں کا لیٹ ہونا لازمی ہے۔ اس لئے آئندہ کینال برانچ ضرور لکھی جائے۔ لیکن یہ تفصیل صحیح طور پر خریدار ہی اپنے متعلق دے سکتا ہے۔ اس لئے خریدار صاحبان مطلع کریں۔ کہ ان کا چک کس برانچ میں ہے۔ تا ایڈریس صحیح کرلئے جائیں ؛ مینجر

حقہ نوشی سے بیزاری

مقامی صیغہ تعلیم و تربیت کی جدوجہد سے مندرجہ ذیل احباب نے حقہ نوشی کو ترک کردیا ہے۔ (۱) چوہدری محمد علی صاحب (۲) سیٹھ عزیز احمد صاحب (۳) ایم عبداللہ خانصاحب میرزا افغانی (۴) چوہدری مسعود احمد صاحب

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نورِ نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کردئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہوجاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شائد دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں ؛

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھیے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔ پی و صوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی ہر قابلیت اور ہر مذہب و ملت کے طلبا کیلئے یہ سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کردی ہے۔ جو ماہوار لیجاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت۔ مینجر

سونا دو روپے تولہ جرمنی کی ایجاد کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپے کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سا ہو کار بھی یکایک نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ ہر گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پر نور برستا ہے۔ کہ سب کی نظران پر نہ پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ و روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں سے، تین سٹ پر ایک سٹ انعام محصولڈاک ۸ ر فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور روانہ کریں ؛

محمد شفیق اینڈ کو رڑکی۔ یو۔پی

تعارف

ہومیو پیتھک علاج ایک نعمت عظمیٰ ہے اس کی مقبولیت عام ہے جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ خلق خدا کیلئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں۔ آپ کو چاہیئے ہومیو پیتھی سیکھ کر دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سیکرٹری کو دیں مفت مشورہ لیں۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی کاسگنج جنگشن۔ یو۔پی

421

حیرت انگیز — دوستوں کے شدید تقاضہ پر — رعایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کارخانہ پبلک کے شدید تقاضہ کیوجہ سے سال میں دو دفعہ رعایت دیا کرتا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں اب ۲۸، ۲۹، ۳۰ جون ۱۹۳۷ء کو یہ غیر معمولی رعایت دی جارہی ہے۔ اسلئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں حسب ذیل مقبول عام اور شہرہ آفاق ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوندا، ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپ کو بھی موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں "کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپکے موتی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت ہی مفید پایا گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اسی اکسیر پر ختم ہے۔ اسکے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کرچکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اسکا استعمال شروع کردیں۔ طبیر یا سنجار کو دور کرنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے یہ بینظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایل۔ایم۔ایس آئی۔ایم۔ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں "کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا ہے۔ جس کیلئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی۔پی بھیجدیں"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر اکبر ان کے علاوہ اس میں حسب ذیل مزید اجزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر یوہمین وغیرہ اسکے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے مفصلہ ذیل نئی و پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے ضعف دل ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب ضعف ہاضمہ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بیچینی۔ سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ دوا بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اکسیر اکبر کی ایکماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جسکی عمر ۵۴ سال سے متجاوز ہوچکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اسکے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہوگئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ در گور بنا کر زندگی تلخ کردیتا ہے اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہوا۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کردیتی ہے۔ قیمت تین روپے۔ نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت چمکیلے موتی بنا کر رکھتا ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج ہی اس کا استعمال شروع کردیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کیطرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبو سے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کیلئے کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ۔ نصف قیمت آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کرلیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کردیتی ہے سفر میں اسکی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تلی۔ سنجار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے تریاق۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے محصولڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بینظیر تحفہ۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے بیچینی گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کیلئے یہ جادو اثر دوا مجرب و غیر مبتدل ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کردیگا۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک دردشکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں جی کا متلانا۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ ذہن کو تقویت دیتی ہے۔ کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بینظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گودمیں کھیل رہے ہیں۔ اور یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضا اسقدر خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آجاتا ہے یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے ایک سیر گولی کی قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسان کی صحت کا بھی ستیاناس کردیتی ہے بدقسمتی ہے جسے اسکی عادت پڑ جائے پھر اسکا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیگی۔ قیمت یکصد گولی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک تکلیف دہ ہے مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے ہم نے بڑے تجربے کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے دو ہفتے کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا دلا دیتی ہے قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہے۔ اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم۔ ہیضہ۔ اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ سبز رنگ کے سہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں" یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے۔ اور پھر بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال اور ہیضہ وغیرہ میں بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے نصف قیمت چار آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

مچھر پروف

جسکی بو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ نصف قیمت دس آنے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

امرت سر۔ ۲۰ رجون آج ایک سکھ تانگہ ڈرائیور کے تانگہ کے نیچے ایک مسلمان لڑکا اور ایک لڑکی آگئے۔ لڑکی ہلاک اور لڑکا شدید طور پر مجروح ہوا اس خبر سے شہر میں ہیجان طاری ہوگیا مگر پولیس اور دوسرے افسروں نے مسلمانوں کو اطلاع دی۔ کہ اس حادثہ کا فرقہ وارانہ منافرت سے کوئی تعلق نہیں شہر میں فوج اور پولیس کے پہروں کو مضبوط کر دیا گیا ہے۔ شہر میں کامل سکوت طاری ہے۔ اس وقت تک ۳۲ سکھ گرفتار کئے گئے ہیں۔ آج شب مجلس اتحاد ملت امرت سر کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں سکھ گردی کی مذمت کی گئی۔ اور حکومت سے سکھوں کے خلاف فوری کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک اعلان کے ذریعہ دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت صادر کردہ گذشتہ احکام میں ترمیم کر دی ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا ایک حکم اجلاسوں کے انعقاد۔ پانچ یا پانچ سے زائد اشخاص کے گروہ اور اسلحہ کو لیکر پبلک مقامات میں پھرنے کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ دوسرے حکم میں مذکور ہے۔ کہ بلدیہ امرت سر کی حدود میں ہر قسم کا جلوس ممنوع ہے پہلا حکم ۲ ہفتے تک اور دوسرا حکم ایک ماہ تک نافذ رہیگا۔

لنڈن ۲۰ رجون جنرل فرانکو نے ڈیلی میل یا ٹائمز کے نامہ نگار سے ملاقات کے دوران میں کہا حکومت برطانیہ کو ہر حالت میں ہسپانیہ کے تمام علاقوں کی مکمل آزادی کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ہسپانیہ کے قوم پرست (یعنی باغی) کسی حالت میں یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ہسپانوی زمین کا ایک انچ بھی ہسپانوی علاقہ سے علیحدہ ہو۔ قوم پرست لوگ ہسپانیہ کے علاقہ کے کسی حصہ سے دست بردار نہیں ہو سکتے۔ مزید کہا کہ جبل الطارق حکومت برطانیہ کے لئے بہت کچھ اہمیت رکھ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیٹھا ہے۔

راولپنڈی ۲۰ رجون معلوم ہوا ہے۔ کہ مداخیل وزیریوں کو لفٹنٹ بیٹی کو قتل کرنے کی وجہ سے ۱۰ ہزار روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ رزمک روڈ پر ٹریفک جاری کر دیا گیا ہے۔ اور ڈاک بھی باقاعدہ جاری ہوگئی ہے ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے کھمبوں اور تاروں کی مرمت کا کام شروع ہوگیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ فقیر ایپی مسعودوں کے لشکر کی فراہم آوری میں مصروف ہے۔ مگر لشکر کے دوبارہ جمع ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

کٹک ۔ ۲۰ رجون معلوم ہوا ہے۔ کہ موجودہ صورت سے یہ اندازہ ہوتا ہے۔ کہ اگر اڑلیسہ اسمبلی نے موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک منظور بھی کر لی۔ تو بھی گورنر اڑلیسہ وزارت کو برطرف کرنے پر آمادہ نہیں ہونگے۔ وزراتمام سیلاب زدہ علاقوں میں دورہ کر چکے ہیں۔ اور ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ ان علاقوں میں امدادی اقدامات اختیار کرنے کے لئے چالیس ہزار روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ دیہاتوں میں تعلیم سڑکوں کی توسیع بے کاری کے انسداد اور ملیریا کے استیصال کے لئے بھی کافی روپیہ مخصوص کیا گیا ہے

شملہ۔ ۲۰ رجون پولیٹیکل ایجنٹ گلگت نے اطلاع دی ہے کہ برف کے ایک تودہ کے گرنے سے ننگا پربت مہم کے سات ارکان اور ۹ گورکھا مزدور ہلاک ہوگئے ہیں۔ پولیٹیکل ایجنٹ مقام حادثہ کی طرف روانہ ہوگیا ہے۔ تاکہ ضروری امداد بہم پہنچا سکے۔

کلکتہ ۲۰ رجون۔ چونکہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس دہلی کے ریزولیوشن کے بعد کانگرسی زعماء نے کئی قلابازیاں کھیلی ہیں۔ اس لئے عوام کے دل میں یہ خیال پیدا ہو چکا ہے۔ کہ کانگریس اس ریزولیوشن سے منحرف ہوگئی ہے۔ اس ضمن میں بنگال پراونشل کانگرس کی مجلس عاملہ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ کانگریس کی پوزیشن صاف کرنے کے لئے ایک بیان شائع کرے۔

شملہ ۲۰ رجون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب مارشل لاء کے قیدیوں کی رہائی کی تجویز منظور کرنے کے بعد پنجاب کے دیگر سیاسی قیدیوں اور نظربندوں کی رہائی کے مسئلہ پر بھی غور کر رہی ہے۔

امرت سر۔ ۲۰ رجون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ فسادا مرت سر کا ایک اور مجروح رات کے گیارہ بجے ہسپتال میں مر گیا۔

بمبئی ۲۰ رجون۔ آج صبح بمبئی میں موسلا دھار بارش ہوئی۔ ریلوے اور ٹرامویے کی آمد و رفت رک گئی۔ کئی درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ تین آدمی بارش کی نذر ہو چکے ہیں۔ بازاروں میں کمر تک پانی بہہ رہا ہے۔ اس وقت تک سات انچ بارش ہو چکی ہے۔

شملہ۔۔ ۲۰ رجون پرسوں ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے اگزیکٹو کونسل کا اجلاس بلایا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس میں وائسرائے کی اس تقریر کے متعلق غور و خوض کیا گیا۔ جو ۲۲ رجون کی صبح کو اخبارات میں شائع ہوگی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اگزیکٹو کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ ہز ایکسیلنسی گاندھی جی کو ملاقات کی دعوت نہ دیں صرف ان سے اپیل کی جائے۔

الہ آباد ۲۰ رجون۔ آل انڈیا کانگرس کے دفتر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کانگریس کی مجلس عاملہ کا آئندہ اجلاس ۵ رجولائی اور اس کے بعد کی تاریخوں میں وار دھا میں منعقد ہوگا

برلن ۲۰ رجون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمن جہاز لینبرگ کو تارپیڈو سے تباہ کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ یہ دوسرا واقعہ ہے کہ جرمن جہاز کو تباہ کرنے کی کوشش ہوئی۔ سرکاری بیان میں لکھا ہے کہ اب اس بات پر غور کرنا چارروں کا کام ہے۔ کہ انہیں اپنے فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ اگر بالشویکوں کی تباہ کن سرگرمیاں اسی طرح جاری رہیں تو جرمنی اپنے مواعید پر کاربند نہیں رہے گا۔

انقرہ ۲۰ رجون ڈاکٹر رشدی اراس وزیر ترکی عراق افغانستان ترکی اور ایران کے درمیان معاہدہ اخوت کے سلسلہ میں بغداد روانہ ہوگئے ہیں

پیرس ۲۰ رجون باغیوں کے ہیڈکوارٹر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنرل فرانکو کی فوجیں بلباؤ میں داخل ہوگئی ہیں۔ اور شہر باغیوں کے قبضہ میں آگیا ہے۔

بمبئی۔۔ ۲۰ رجون ہندوستان کی موجودہ آئینی پوزیشن اور گاندھی جی کی حکمت عملی کے پیش نظر پروفیسر کیتھی نے جو انگلستان کے سیاسئین میں سے ہیں۔ ایک بیان دیا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا۔ حکومت کرنا خالہ جی کا گھر نہیں۔ ہندوستانیوں کو اس کے لئے کافی مشق کی ضرورت ہے۔

لاہور۔ ۲۰ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ اگرچہ وزیر اعظم نے مارشل لاء کے قیدیوں کی رہائی کا حکم دیدیا ہے مگر ان کی رہائی کے لئے ابھی اور وقت درکار ہوگا۔ ابھی تک انسپکٹر جنرل جیل خانجات کو وہ احکام نہیں پہنچے۔

جودھ پور ۲۰ رجون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ریاست جودھ پور کے سرکاری جواہر خانہ سے لاکھوں روپے